اربعین

توحید اور ممانعتِ شرک

السَّبِيْلُ الْقَوِيْم
فِي
التَّوْحِيْدِ وَتَحْرِيْمِ الشِّرْكِ بِاللهِ الْعَظِيْمِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

توحید اور ممانعتِ شرک

السَّبِیْلُ الْقَوِیْمُ

فِي

التَّوْحِیْدِ وَتَحْرِیْمِ الشِّرْکِ بِاللهِ الْعَظِیْمِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: حسنین عباس

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَويات

١. اَلإِيْمَانُ بِتَوْحِيْدِهٖ تَعَالٰی ٧

﴿اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا﴾

٢. دَعْوَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰی تَوْحِيْدِهٖ تَعَالٰی ٤٠

﴿حضور ﷺ کا توحیدِ الٰہی کی طرف دعوت دینا﴾

٣. إِنَّ الشِّرْکَ أَقْبَحُ الذُّنُوْبِ وَأَکْبَرُ الْکَبَائِرِ ٦٣

﴿شرک تمام گناہوں میں سب سے گھناؤنا اور سب سے کبیرہ گناہ ہے﴾

٤. تَنْزِيْهُهٗ تَعَالٰی عَنِ الشِّرْکِ وَالشُّرَکَاءِ ٨٢

﴿اللہ تعالیٰ کا شرک اور شرکاء سے پاک ہونا﴾

٥. إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَخْشٰی عَلٰی أُمَّتِهٖ أَنْ تُشْرِکَ بَعْدَهٗ ٨٩

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

المصادر والمراجع ١٠١

اَلإِيْمَانُ بِتَوْحِيْدِهٖ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

(البقرة، ۲/ ۱۶۳)

اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ○

(۲) شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران، ۳/ ۱۸)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے ○

(۳) وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ م بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ج اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَا ج اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَo اَوْ تَقُوْلُوْآ اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَo

(الأعراف، ۷/۱۷۲-۱۷۳)

اور (یاد کیجیے!) جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا (اور فرمایا:) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ (سب) بول اٹھے: کیوں نہیں؟ (تو ہی ہمارا رب ہے،) ہم گواہی دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھےo یا (ایسا نہ ہو کہ) تم کہنے لگو کہ شرک تو محض ہمارے آباء و اجداد نے پہلے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد (ان کی) اولاد تھے (گویا ہم مجرم نہیں اصل مجرم وہ ہیں) تو کیا تو ہمیں اس (گناہ) کی پاداش میں ہلاک فرمائے گا جو اہلِ باطل نے انجام دیا تھاo

اَلْحَدِيْث

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من خصّ بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا، ۱/۵۹، الرقم/۱۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، ۱/۶۱، الرقم/۳۲۔

وَسَعْدَيْکَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْکَ، ثَـلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَـلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوْا. وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَأَثُّمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت معاذ سے) فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْکَ (یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں؛ میں خادم ہوں!)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْکَ (یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں؛ میں خادم ہوں!) تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے گئے۔ جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم

انہیں یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی ایک بات پر تکیہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيْسٰی عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

قَالَ الْوَلِيْدُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبادہ (بن صامت) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الأنبياء، باب قوله: يا أهل الکتاب لا تغلو في دينکم، ۳/۱۲۶۷، الرقم/۳۲۵۲، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدليل علی من مات علی التوحيد دخل الجنة قطعا، ۱/۵۷، الرقم/۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۳، الرقم/۲۲۷۲۷۔

فرمایا: جو اِس بات کی (صدقِ دل سے) گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے (کامل) بندے اور رسول ہیں اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا ایک کلمہ ہیں، جو مریم علیہا السلام کی طرف اِلقاء کیا گیا، اور اُس کی طرف سے روح ہیں؛ اور جنت و دوزخ حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا، خواہ (اس سے قبل) اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔

ولید بیان کرتے ہیں: ابن جابر کے ذریعے عمیر کے طریق سے حضرت جنادہ کی بیان کردہ روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا اُسے داخل فرمائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ، لِمَا

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الحرص على الحديث، ١/٤٩، الرقم/٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٣، الرقم/٨٨٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٢٦، الرقم/٥٨٤٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٦٢، الرقم/٩٠٥۔

رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَى الْحَدِيْثِ. أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ أَوْ نَفْسِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت سے لوگوں میں سعادت مند ترین کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی اور شخص مجھ سے سوال نہیں کرے گا، کیونکہ میں نے (طلبِ) حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کے ذریعے سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہوگا جس نے خلوصِ دل سے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہا ہوگا۔

اِسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، مَعَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ١/٥٩-٦٠، الرقم/٥٢ (٣١)، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٠٨، الرقم/٤٥٤٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٢١، الرقم/١٧۔

عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، وَفَزِعْنَا، فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ - فَاحْتَفَزْتُ، كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي.

فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، قَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَخَرَرْتُ لِاسْتِي،

فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً، وَرَكِبَنِي عُمَرُ، فَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي.

فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهٖ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً، خَرَرْتُ لِاسْتِي، قَالَ: ارْجِعْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عُمَرُ، مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَخَلِّهِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر صحابہ کرام کے علاوہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر چلے گئے اور کافی دیر تک تشریف نہ لائے، ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ اس خیال سے ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے، سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنو نجار انصار کے باغ تک پہنچ گیا، میں باغ کے چاروں طرف

گھومتا رہا لیکن مجھے اندر جانے کے لیے کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو باہر کے کنوئیں سے باغ کے اندر کی طرف جا رہا تھا، میں لومڑی کی طرح گھسٹ کر اس نالے کے راستے رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ ہو؟ میں نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، پھر اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے، آپ کی واپسی میں دیر ہوگئی، اس وجہ سے ہمیں خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان نہ کریں، ہم سب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ آخر کار میں اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر باغ کے اندر آ گیا، باقی لوگ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک مجھے عطا کیے اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرے یہ دونوں پاپوش لے جاؤ اور اس چار دیواری کے پیچھے جو شخص تمہیں یقینِ قلبی کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت دے دو۔ (حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ باغ کے باہر) سب سے پہلے میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ پاپوش کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک ہیں جو آپ ﷺ نے مجھے اس لیے دیے ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقینِ قلبی کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اُسے میں (حضور ﷺ کی طرف سے) جنت کی بشارت دے دوں۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے

میرے سینے پر (زور سے) ہاتھ مارا جس کی وجہ سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا۔ پھر عمر ﷺ نے مجھ سے کہا: اے ابوہریرہ! واپس جاؤ۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آ کر رونے لگا، میرے پیچھے ہی عمر ﷺ بھی پہنچ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا: اے ابو ہریرہ! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: سب سے پہلے میری ملاقات عمر ﷺ سے ہوئی میں نے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے میرے سینے پر دھکا مار کر مجھے پیٹھ کے بل گرا دیا اور کہا: واپس چلے جاؤ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عمر ﷺ سے پوچھا: اے عمر! تم نے ایسا کیوں کیا؟ (حضرت) عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی آپ نے ابو ہریرہ کو اپنے نعلین دے کر بھیجا تھا، کہ جو شخص اسے یقینِ قلب کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے، اسے یہ جنت کی بشارت دے دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عمر ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایسا نہ کریں! کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ پھر صرف اسی (بشارت) پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ آپ انہیں (دین کے اَوامر و نواہی پر) عمل کرنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اچھا) پھر انہیں عمل کرنے دو۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/٥٧، الرقم/٢٩، والترمذي

عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلًا لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللهِ، لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَکَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَکَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّکَ. ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ، مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، إِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا، وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ. وَقَدْ أُحِيْطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

(ابو عبد اللہ عبد الرحمان بن عسیلہ) صنابحی، حضرت عبادہ بن صامت ﷛ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت ﷛ کی عیادت کے لیے گیا۔ حضرت عبادہ ﷛ حالتِ نزع میں تھے، میں اُنہیں دیکھ کر رونے لگا۔ انہوں نے فرمایا: روتے کیوں ہو؟ بخدا! اگر مجھے گواہ بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں شفاعت کروں گا اور اگر مجھے قدرت ہوئی تو تم کو ضرور نفع پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد فرمایا: میں نے

.... في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في من مات وهو يشهد أن لا إله إلّا اللّه، ٢٣/٥، الرقم/٢٦٣٨، وابن حبان في الصحيح، ٤٣١/١، الرقم/٢٠٢، وأبو عوانة في المسند، ٢٦/١، الرقم/٢٦۔

ایک حدیث کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوئی وہ تمام احادیث تمہیں سنا دی ہیں جن میں تمہاری لیے بھلائی کا سامان ہے۔ وہ ایک حدیث بھی آج تم کو سنا دیتا ہوں کیونکہ میرا آخری وقت ہے۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا۔

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُعَاذٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّکَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلٰی شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدعاء إلی الشهادتين وشرائع الإسلام، ١/٥٠، الرقم/١٩، وأبو داود في السنن، کتاب الزکاة، باب في زکاة السائمة، ٢/١٠٤، الرقم/١٥٨٤، والترمذي في السنن، کتاب الزکاة، باب ما جاء في کراهية أخذ خيار المال في الصدقة، ٣/٢١، الرقم/٦٢٥، وابن ماجه في السنن، کتاب الزکاة، باب فرض الزکاة، ١/٥٦٨، الرقم/١٧٨٣، والنسائي في السنن الکبری، ٢/٣٠، الرقم/٢٣٠١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٥٨، الرقم/٢٣٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٥٣، الرقم/٩٨٣١۔

صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَإِيَّاکَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا: تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، لہٰذا پہلے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دینے کی دعوت دینا۔ جب وہ اِسے مان لیں، تو اُنہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اِن کو تسلیم کر لیں تو اُنہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے، جو اُن کے دولت مند لوگوں سے لے کر اُن کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اِسے قبول کر لیں تو تم زکوٰۃ میں اُن کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا (یعنی کسی پر کبھی بھی ظلم نہ کرنا)، کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

اِسے امام مسلم، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي

عَلٰى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِيْنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ. فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه.

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا جن کا اُسے حکم دیا گیا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔

اِسے امام مسلم اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

.... يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٣، الرقم/١٣، وابن منده في الإيمان، ١/٢٦٩، الرقم/١٢٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٣٩، الرقم/٣٩٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٨٨، الرقم/٣٢٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٧٤۔

٨. **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ، فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ. قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَارْجِعْ. فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ. قَالَتْ: ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ. فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ. قَالَ: فَارْجِعْ. فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَانْطَلِقْ.**

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر، ٣/١٤٤٩، الرقم/١٨١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٧، ١٤٨ الرقم/٢٤٤٣١، ٢٥١٩٩، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب هل يسهم للعبد، ٤/١٢٧، الرقم/١٥٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٩٣، الرقم/١١٦٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٦، الرقم/١٧٦٥٥.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر) حرۃ الوبرہ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ سے ایک شخص کی ملاقات ہوئی، جس کی بہادری اور دلیری کا بہت چرچا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے جب اسے دیکھا تو بہت خوش ہوئے، جب وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہو جاؤں اور جو مالِ غنیمت ملے اس میں سے حصہ پاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر آپ ﷺ آگے روانہ ہوئے، حتیٰ کہ جب ہم مقامِ شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر آپ ﷺ سے آملا اور اس نے وہی درخواست کی جو پہلے کی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا، اور فرمایا: لوٹ جاؤ! میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔ وہ لوٹ گیا اور پھر آپ ﷺ سے مقام بیداء میں ملا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اب (ہمارے ساتھ) چلو۔

اسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ. فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ. فَيَقُوْلُ: بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ.

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١٣، الرقم/٦٩٩٤، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ٥/٢٤، الرقم/٢٦٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/١٤٣٧، الرقم/٤٣٠٠، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦١، الرقم/٢٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦، الرقم/٩.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ إِمَامٌ وَيُوْنُسُ الْمُؤَدِّبُ ثِقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلٰى إِخْرَاجِهٖ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے سامنے میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا، پھر اُس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے، ہر دفتر انسان کی حدِّ نگاہ جتنا طویل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی (عمل) کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، اے میرے ربّ! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! نہیں، (کوئی عذر نہیں ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزانِ عمل کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! (گناہوں کے) ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں (گناہوں کے) ننانوے دفتر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری

ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نام کی موجودگی میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور (اس کے رواۃ) لیث بن سعد امامِ حدیث اور یونس المؤدب ثقہ ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم کا اِن سے حدیث لینے پر اتفاق ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُوْرِهِمْ وَلَا مَنْشَرِهِمْ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَهُمْ يَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوْسِهِمْ، وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ عَلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٨١، ١٧١، الرقم/٩٤٧٨، ٩٤٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١١١، الرقم/١٠٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٩، الرقم/٢٣٥٩۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر قبر میں کوئی وحشت ہوگی نہ محشر میں۔ گویا میں لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قبروں سے اُٹھتے ہوئے) اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔

ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا

١١: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، كتاب الصيام، باب في فضل قيام رمضان، ٣/٣٤٠، الرقم/٢٢١٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٢٣، الرقم/٣٤٣٨، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٥/٢٣، الرقم/٢٥٥٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٨، الرقم/٣٦١٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٥، ٣٠٢، الرقم/٥٣١، ١١٢٠، وأيضًا، ٢/٦٤، الرقم/ ١٥٠٥، وقال: رواه البزار بإسناد حسن وابن خزيمة وابن حبان، وابن رجب

اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں، پانچ نمازیں پڑھوں، ماہ رمضان کے روزے بھی رکھوں اور اس ماہِ (رمضان) میں قیام بھی کروں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہوجائے وہ (روز قیامت) صدیقوں اور شہیدوں میں شمار ہوگا۔

اِسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی اِسناد حسن ہے۔

.... الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٤٦، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح، وأيضًا في موارد الظمآن، ١/٣٦، الرقم/١٩.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الْإِمَامُ الْجُنَيْدُ: اَلتَّوْحِيْدُ عِلْمُکَ وَإِقْرَارُکَ بِأَنَّ اللهَ فَرْدٌ فِي أَزَلِيَّتِهٖ لَا ثَانِيَ مَعَهٗ، وَلَا شَيْءَ يَفْعَلُ فِعْلَهٗ.(١)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام جنید البغدادی فرماتے ہیں: توحید یہ ہے کہ تو اس بات کو جان لے اور اس کا اقرار کرلے کہ اللہ اپنی ازلیت میں یکتا ہے۔ اس کا نہ تو کوئی ثانی ہے اور نہ ہی کوئی اس جیسے افعال کا فاعل ہوسکتا ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الْإِمَامُ الْجُنَيْدُ عَنِ التَّوْحِيْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ الْوَاحِدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، بِنَفْيِ الْأَضْدَادِ، وَالْأَنْدَادِ، وَالْأَشْبَاهِ، بِلَا تَشْبِيْهٍ وَلَا تَكْيِيْفٍ، وَلَا تَصْوِيْرٍ وَلَا تَمْثِيْلٍ، ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُo﴾ [الشورىٰ، ٤٢/ ١١].(٢)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ وَالطُّوْسِيُّ فِي اللُّمَعِ.

---

(١) القشيري في الرسالة/٤٣۔

(٢) القشيري في الرسالة/٤٢، والسرّاج الطوسي في اللمع في تاريخ التصوف الإسلامي/٢٩۔

امام جنید البغدادی سے توحید کے بارے سوال کیا گیا، تو اُنہوں نے فرمایا: وہ ایسا واحد و یکتا ہے کہ نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا، اس کی نہ تو کوئی ضد (مد مقابل) ہے نہ نظیر، نہ مشابہت کہ اسے کسی سے تشبیہ دی جاسکے، نہ ہی (کسی بھی قسم کی) کیفیت وصورت اور نہ ہی کوئی تمثیل۔ (جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:) ﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ﴾ ’اُس کے مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے‘۔

اسے امام القشیری نے ’الرسالۃ‘ میں اور الطّوسی نے ’اللمع فی التصوف‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ عَنِ الإِيْمَانِ بِاللهِ وَلِلّٰهِ. قَالَ: الدُّنْيَا وَالآخِرَةُ مِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَبِاللهِ وَلِلّٰهِ وَمِنَ اللهِ ابْتِدَاءً وَإِنْشَاءً وَإِلَى اللهِ مَرْجِعًا وَانْتِهَاءً وَبِاللهِ بَقَاءً وَفَنَاءً وَلِلّٰهِ مُلْكاً وَخَلْقًا. (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الاِسْتِقَامَةِ.

امام ابو القاسم القشیری بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن موسیٰ الواسطی سے ایمان باللہ (اللہ پر ایمان) اور ایمان للہ (اللہ کے لیے

(١) ابن تيمية في الاستقامة، ١/١٧٧۔

ایمان) کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: دنیا و آخرت اللہ سے ہے، اللہ کی طرف جانے والی ہے، اللہ کے ساتھ اور اللہ کی ملکیت ہے اور آغاز و ارتقاء کے اعتبار سے اللہ کی طرف سے ہے اور انتہاء و رجوع کے اعتبار سے اللہ کی طرف جانے والی ہے اور اللہ کے ذریعے باقی و فانی ہے اور بادشاہت اور مخلوق اللہ ہی کے لیے ہے۔

اسے ابن تیمیہ نے 'الاستقامة' میں بیان کیا ہے۔

وَسُئِلَ أَبُوْ عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوْذَبَارِيُّ عَنِ التَّوْحِيْدِ، فَقَالَ: ...... التَّوْحِيْدُ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، كُلُّ مَا صَوَّرَتْهُ الْأَفْهَامُ وَالْأَفْكَارُ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى بِخِلَافِهِ: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ [الشورى، ٤٢/ ١١].(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الاِسْتِقَامَةِ.

حضرت ابوعلی احمد بن محمد الروذباری سے توحید کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: توحید کا ایک جملے میں مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فہم اور اَفکار کی تصویر کشی سے ماوراء ہے۔ (قرآن مجید کے اِس فرمان کے مطابق:) ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ 'اُس کے مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہی سننے والا دیکھنے

(١) ابن تيمية في الاستقامة، ١/ ١٨١۔

والا ہےo‘۔

اسے ابن تیمیہ نے ’الاستقامة‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيُّ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ: التَّوْحِيْدُ هُوَ تَجْرِيْدُ الذَّاتِ الْإِلٰهِيَّةِ عَنْ كُلِّ مَا يُتَصَوَّرُ فِي الْأَفْهَامِ وَيُتَخَيَّلُ فِي الْأَوْهَامِ وَالْأَذْهَانِ. وَمَعْنٰى كَوْنِ اللهِ تَعَالٰى وَاحِدًا نَفْيُ الْاِنْقِسَامِ فِي ذَاتِهٖ تَعَالٰى، وَنَفْيُ الشَّبِيْهِ وَالتَّعْطِيْلِ وَالشَّرِيْكِ فِي ذَاتِهٖ وَ صِفَاتِهٖ. (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ.

ابو القاسم التیمی نے کتاب الحجة میں فرمایا ہے:

توحید سے مراد ہے: ذاتِ الٰہیہ کو ہر اس شے سے مُبَرَّأ (پاک) قرار دینا جس کا تصور اَفہام میں اور جس کا خیال اَوہام و اَذہان میں آ سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا معنٰی یہ بھی ہے کہ اس کی ذات منقسم ہونے سے پاک ہے۔ اور اس کی ذات و صفات میں نہ کوئی شبیہ ہے نہ تعطل ہے اور نہ ہی کوئی شریک ہے۔

اِسے ابن حجر العسقلانی نے ’فتح الباری‘ میں بیان کیا ہے۔

---

(١) ابن حجر العسقلانيّ في فتحِ الباري، ١٣/٣٤٤۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو حَامِدٍ الْغَزَالِيُّ: لِلتَّوْحِيْدِ أَرْبَعُ مَرَاتِبَ: فَالرُّتْبَةُ الْأُوْلٰى مِنَ التَّوْحِيْدِ: هِيَ أَنْ يَقُوْلَ الْإِنْسَانُ بِلِسَانِهٖ ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾ وَقَلْبُهٗ غَافِلٌ عَنْهُ أَوْ مُنْكِرٌ لَهٗ كَتَوْحِيْدِ الْمُنَافِقِيْنَ.

وَالثَّانِيَةُ: أَنْ يُصَدِّقَ بِمَعْنَى اللَّفْظِ قَلْبُهٗ كَمَا صَدَّقَ بِهٖ عُمُوْمُ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ اعْتِقَادُ الْعَوَامِّ.

وَالثَّالِثَةُ: أَنْ يُشَاهِدَ ذٰلِكَ بِطَرِيْقِ الْكَشْفِ بِوَاسِطَةِ نُوْرِ الْحَقِّ وَهُوَ مُقَامُ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَذٰلِكَ بِأَنْ يَرٰى أَشْيَاءَ كَثِيْرَةً وَلٰكِنْ يَرَاهَا عَلٰى كَثْرَتِهَا صَادِرَةً عَنِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.

وَالرَّابِعَةُ: أَنْ لَا يَرٰى فِي الْوُجُوْدِ إِلَّا وَاحِدًا، وَهِيَ مُشَاهَدَةُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَتَسْمِيَةُ الصُّوْفِيَّةِ الْفَنَاءَ فِي التَّوْحِيْدِ، لِأَنَّهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَرٰى إِلَّا وَاحِدًا فَلَا يَرٰى نَفْسَهٗ أَيْضًا، وَإِذَا لَمْ يَرَ نَفْسَهٗ لِكَوْنِهٖ مُسْتَغْرِقًا بِالتَّوْحِيْدِ كَانَ فَانِيًا عَنْ نَفْسِهٖ فِي تَوْحِيْدِهٖ، بِمَعْنٰى أَنَّهٗ فَنٰى عَنْ رُؤْيَةِ نَفْسِهٖ وَالْخَلْقِ.

فَالْأَوَّلُ مُوَحِّدٌ بِمُجَرَّدِ اللِّسَانِ وَيَعْصِمُ ذٰلِكَ صَاحِبَهٗ

فِي الدُّنْيَا عَنِ السَّيْفِ وَالسِّنَانِ.

وَالثَّانِي مُوَحِّدٌ بِمَعْنَىٰ أَنَّهُ مُعْتَقِدٌ بِقَلْبِهِ مَفْهُومَ لَفْظِهِ، وَقَلْبُهُ خَالٍ عَنِ التَّكْذِيبِ بِمَا انْعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ وَهُوَ عُقْدَةٌ عَلَى الْقَلْبِ لَيْسَ فِيهِ انْشِرَاحٌ وَانْفِسَاحٌ، وَلَكِنَّهُ يَحْفَظُ صَاحِبَهُ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْآخِرَةِ إِنْ تُوُفِّيَ عَلَيْهِ.

وَالثَّالِثُ مُوَحِّدٌ بِمَعْنَىٰ أَنَّهُ لَمْ يُشَاهِدْ إِلَّا فَاعِلًا وَاحِدًا إِذَا انْكَشَفَ لَهُ الْحَقُّ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ. وَلَا يَرىٰ فَاعِلًا بِالْحَقِيقَةِ إِلَّا وَاحِدًا وَقَدِ انْكَشَفَتْ لَهُ الْحَقِيقَةُ كَمَا هِيَ عَلَيْهِ.

وَالرَّابِعُ مُوَحِّدٌ بِمَعْنَىٰ أَنَّهُ لَمْ يَحْضُرْ فِي شُهُودِهِ غَيْرُ الْوَاحِدِ، فَلَا يَرَى الْكُلَّ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ كَثِيرٌ بَلْ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ وَاحِدٌ، وَهٰذِهِ هِيَ الْغَايَةُ الْقُصْوىٰ فِي التَّوْحِيدِ.

وَأَمَّا الْأَوَّلُ: وَهُوَ النِّفَاقُ فَوَاضِحٌ؛ وَأَمَّا الثَّانِي: وَهُوَ الِاعْتِقَادُ فَهُوَ مَوْجُودٌ فِي عُمُومِ الْمُسْلِمِينَ؛ وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَهُوَ الَّذِي يُبْنىٰ عَلَيْهِ التَّوَكُّلَ.

وَحَاصِلُهُ: أَنْ يَنْكَشِفَ لَكَ أَنْ لَا فَاعِلَ إِلَّا اللهُ تَعَالَىٰ،

وَأَنَّ كُلَّ مَوْجُوْدٍ مِنْ خَلْقٍ وَرِزْقٍ وَعَطَاءٍ وَمَنْعٍ وَحَيَاةٍ وَمَوْتٍ وَغِنًى وَفَقْرٍ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اسْمٌ، فَالْمُنْفَرِدُ بِإِبْدَاعِهٖ وَاخْتِرَاعِهٖ هُوَ اللهُ ﷻ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْهِ.

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ [الأنفال، ٨/١٧] فَإِذَا انْكَشَفَ لَكَ أَنَّ جَمِيْعَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مُسَخَّرَاتٌ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ انْصَرَفَ عَنْكَ الشَّيْطَانُ خَائِبًا وَأَيِسَ عَنْ مَزْجِ تَوْحِيْدِكَ بِالشِّرْكِ.

فَإِنْ قُلْتَ: فَكَيْفَ الْجَمْعُ بَيْنَ التَّوْحِيْدِ وَالشَّرْعِ: وَمَعْنَى التَّوْحِيْدِ: أَنْ لَا فَاعِلَ إِلَّا اللهُ تَعَالٰى؛ وَمَعْنَى الشَّرْعِ إِثْبَاتُ الْأَفْعَالِ لِلْعِبَادِ؛ فَإِنْ كَانَ الْعَبْدُ فَاعِلًا فَكَيْفَ يَكُوْنُ اللهُ تَعَالٰى فَاعِلًا؟ وَإِنْ كَانَ اللهُ تَعَالٰى فَاعِلًا فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْعَبْدُ فَاعِلًا؟ ...... فَأَقُوْلُ: نَعَمْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَفْهُوْمٍ إِذَا كَانَ لِلْفَاعِلِ مَعْنًى وَاحِدٌ، وَإِنْ كَانَ لَهٗ مَعْنَيَانِ وَيَكُوْنُ الْاِسْمُ مُجْمَلًا مُرَدَّدًا بَيْنَهُمَا لَمْ يَتَنَاقَضْ، كَمَا يُقَالُ: قَتَلَ الْأَمِيْرُ

فُلانًا، وَيُقَالُ: قَتَلَهُ الْجَلَّادُ، وَلٰـكِنَّ الْأَمِيرَ قَاتِلٌ بِمَعْنًى، وَالْجَلَّادُ قَاتِلٌ بِمَعْنًى آخَرَ؛ فَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ فَاعِلٌ بِمَعْنًى؛ وَاللهُ ﷻ فَاعِلٌ بِمَعْنًى آخَرَ؛ فَمَعْنٰى كَوْنِ اللهِ تَعَالٰى فَاعِلاً أَنَّهُ الْمُخْتَرِعُ الْمُوجِدُ. وَمَعْنٰى كَوْنِ الْعَبْدِ فَاعِلًا أَنَّهُ الْمَحَلُّ الَّذِي خَلَقَ فِيهِ الْقُدْرَةَ بَعْدَ أَنْ خَلَقَ فِيهِ الْإِرَادَةَ بَعْدَ أَنْ خَلَقَ فِيهِ الْعِلْمَ.

فَإِنَّ التَّوحِيدَ يُورِثُ النَّظَرَ إِلٰى مُسَبِّبِ الْأَسْبَابِ، وَالإِيْمَانَ بِالرَّحْمَةِ. ...... وَيُورِثُ الثِّقَةَ بِمُسَبِّبِ الْأَسْبَابِ، وَلَا يَتِمُّ حَالُ التَّوَكُّلِ إِلَّا بِالثِّقَةِ بِالْوَكِيلِ وَطُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ إِلٰى حُسْنِ نَظَرِ الْكَفِيلِ.(١)

امام ابو حامد غزالی نے فرمایا: توحید کے چار مراتب ہیں:

پہلا مرتبۂ توحید یہ ہے کہ انسان اپنی زبان سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (تو) کہے لیکن اس کا دل اس سے غافل ہو یا (اس کا دل اس کلمہ سے) منکر ہو، جیسے منافقوں کا (فقط زبانی) اقرارِ توحید۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اس کا دل ان (زبان سے نکلے) الفاظ کی

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/ ٢٤٥-٢٥٨۔

تصدیق کرے جیسے عام مسلمان تصدیق کرتے ہیں یہ عوام کا اعتقاد ہے۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ کشف کے ذریعے، بواسطہ نورِ حق (براہِ راست) مشاہدہ کرے، یہ مقربین کا مقام ہے یعنی وہ اشیاء (میں تو) کثرت دیکھتا ہے لیکن ان (تمام کثیر اشیاء) کو بھی (باوجود ان کی کثرت کے) سب کا وقوع ایک ہی قہار ذات کی طرف سے سمجھتا ہے۔

چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ (مرتبۂ وجود میں) وہ صرف ایک ہی وجود کو دیکھتا ہے، یہ صدیقین کا مشاہدہ ہے اور صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اسی کو فناء فی التوحید کہتے ہیں اس لیے کہ (اس مقام پر) وہ صرف ایک (ہی ذات) کو دیکھتا ہے (یہاں تک کہ) وہ اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھتا اور جب وہ توحید میں مستغرق ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھتا تو (گویا) توحید میں (وہ) اپنے نفس سے فانی ہوگا یعنی وہ اپنے نفس اور مخلوق کو دیکھنے کے حوالے سے فانی ہے۔

اس طرح (ان مراتبِ توحید میں) پہلا شخص وہ ہے جو صرف زبان سے توحید کا اقرار کرتا ہے، یہ زبانی اقرار اُسے تلوار اور نیزے (کے وار) سے بچا لیتا ہے (یعنی توحید پر ایمان کی وجہ سے وہ قتل نہیں کیا جاتا)۔

دوسرا شخص ایسا موحد ہے جو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کے الفاظ کے مفہوم کا اعتقاد دل سے رکھتا ہے اور (اس کا) دل اس اعتقاد کو نہیں جھٹلاتا یہ

(یعنی اس طرح کی توحید) دل پر ایک گرہ ہے جس میں (مشاہداتی) انشراح اور (عارفانہ) بسط (کی صلاحیت) نہیں لیکن اگر ایسا شخص اسی عقیدے پر فوت ہوجائے (اور گناہوں سے اس کا عقیدہ کمزور نہ ہوا ہو) وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے۔

تیسرا موحد وہ ہے جو (ہر فعل میں) صرف ایک (ہی) فاعل (حقیقی) کو دیکھتا ہے یعنی اس کے لیے حق بعینہٖ منکشف ہو جاتا ہے اور وہ حقیقت میں ایک ہی فاعل کو دیکھتا ہے، حقائق اپنی اصلی صورت میں اس کے سامنے آجاتے ہیں۔

چوتھا وہ موحد ہے جس کے مشاہدے میں ذاتِ واحد کے علاوہ اور کوئی آیا ہی نہیں (چنانچہ) وہ سب چیزوں کو کثیر ہونے کے حوالے سے نہیں دیکھتا بلکہ وحدت کے اعتبار سے دیکھتا ہے اور توحیدِ (خالص) کی غرض و غایت بھی یہی ہے۔

پہلا مقام تو واضح منافقت ہے، جہاں تک دوسرے مقام کا تعلق ہے تو یہ وہی عقیدہ ہے جو عام مسلمانوں میں موجود ہے جب کہ تیسرا مقام وہ ہے جس پر توکل کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

اس تمام بات کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہارے لیے یہ حقیقت مکمل طور پر منکشف ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فاعلِ (حقیقی) نہیں ہے اور (یہ بھی کہ اس کے علاوہ) جو کچھ (بھی) موجود ہے، رزق، عطاء،

رکاوٹ، زندگی، موت، امیری اور غریبی وغیرہ جن پر بھی لفظ اِسم کا اِطلاق ہوسکتا ہے (اور ہر وہ شے) جس کا کوئی بھی نام ہوسکتا ہے، ان تمام کو پیدا کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس فعل میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللهَ رَمٰى﴾ ’جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے، بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے‘، جب تمہارے لیے یہ حقیقت (اپنی تمام جہتوں کے ساتھ) منکشف ہو جائے، کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (بھی) ہے وہ اس طریقے پر اللہ رب العزت ہی کے تابع ہے، تو شیطان تم سے نامراد و مایوس ہو کر واپس ہو جائے گا، اب وہ تمہارے عقیدۂ توحید میں شرک کی آمیزش نہیں کرسکتا۔

سوال: اگر یہ سوال کیا جائے کہ توحید اور شریعت کو کیسے جمع کیا جاسکتا ہے؟ (کیونکہ) توحید کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فاعلِ (حقیقی) نہیں، جب کہ شریعت کے اَحکام سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اَفعال بندوں سے بھی صادر ہوتے ہیں (اِسی لیے شریعت میں ان کے اعمال کے لیے جزا و سزا کے احکام موجود ہیں)۔ لہٰذا اگر بندہ فاعل ہے تو اللہ تعالیٰ کس طرح فاعل ہوسکتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ فاعل ہے تو بندہ کیسے فاعل ہوسکتا ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں: ہاں، یہ بات تب سمجھ میں نہیں آتی جب فاعل کا ایک ہی معنٰی ہو، لیکن اگر فاعل کے دو معنٰی ہوں اور یہ لفظ اِجمالاً دونوں جگہ پایا جاتا ہو تو (الگ الگ معنوں میں مستعمل ہونے کی بنا پر) کوئی تناقض اور اختلاف نہیں رہتا۔ مثلاً کہا جاتا ہے: حاکم نے فلاں کو قتل کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے جلاد نے قتل کیا۔ اب یہاں ایک اعتبار سے امیر کسی اور معنٰی میں قاتل ہے، جب کہ جلاد (ایک) دوسرے مفہوم کے اعتبار سے قاتل ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فاعل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (فعل کے اسباب کا) موجد اور انکشاف کرنے والا ہے اور بندے کے فاعل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی ہستی ہے جس میں (اللہ تعالیٰ نے اس کام کی) قدرت پیدا کی اور اس (قدرت) سے پہلے اسے ارادہ اور ارادے سے پہلے (اس کام کے متعلقات اور لوازمات کا) علم عطا کیا۔

(حاصلِ کلام یہ ہے کہ) عقیدۂ توحید انسان کو مسبب الاسباب کی طرف نظر، (اس کی) رحمت پر ایمان اور مسبب الاسباب پر بھروسا عطا کرتا ہے۔ اور جب تک وکیل پر یقین اور اعتماد نہ ہو اس وقت تک حالتِ توکل کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اور کفیل کے حسن نظر پر دل کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔

دَعْوَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى تَوْحِيْدِهٖ تَعَالٰى

﴿حضور ﷺ کا توحیدِ اِلٰہی کی طرف دعوت دینا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ○

(آل عمران، ۳/ ۶۴)

آپ فرما دیں: اے اہلِ کتاب! تم اس بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے، (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا، پھر اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دو کہ گواہ ہو جاؤ کہ ہم تو اللہ کے تابع فرمان (مسلمان) ہیں○

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ

اَنْصَارٍ○ (المائدة، ٥/٧٢)

درحقیقت ایسے لوگ کافر ہو گئے ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم (علیہما السلام) ہے حالاں کہ مسیح (علیہ السلام) نے (تو یہ) کہا تھا اے بنی اسرائیل تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا (بھی) ربّ ہے اور تمہارا (بھی) ربّ ہے۔ بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام فرما دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا○

(٣) لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ○

(الأعراف، ٧/٥٩)

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو انہوں نے کہا: اے میری قوم (کے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کیا کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، یقیناً مجھے تمہارے اوپر ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف آتا ہے○

(٤) وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ○ (الأعراف، ٧/٦٥)

اور ہم نے (قومِ) عاد کی طرف ان کے (قومی) بھائی ہُود (علیہ السلام) کو (بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کیا کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، کیا تم پرہیزگار نہیں بنتے؟○

(٥) وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (الأعراف، ٧/٧٣)

اور (قومِ) ثمود کی طرف ان کے (قومی) بھائی صالح (علیہ السلام) کو (بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے، سوتم اسے (آزاد) چھوڑے رکھنا کہ اللہ کی زمین میں چرتی رہے اور اسے برائی (کے ارادے) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے گا ○

(٦) وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ. (الأعراف، ٧/٨٥)

اور مدین کی طرف (ہم نے) ان کے (قومی) بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(٧) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا

الطَّاغُوْتَ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ○

(النحل، ١٦/٣٦)

اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ (لوگو) تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی شیطان اور بتوں کی اطاعت و پرستش) سے اجتناب کرو، سو اُن میں بعض وہ ہوئے جنہیں اللہ نے ہدایت فرما دی اور اُن میں بعض وہ ہوئے جن پر گمراہی (ٹھیک) ثابت ہوئی، سو تم لوگ زمین میں سیر و سیاحت کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا○

(٨) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ○ (الأنبياء، ٢١/٢٥)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری (ہی) عبادت کیا کرو○

(٩) فَلَا تَدْعُ مَعَ اللهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ○

(الشعراء، ٢٦/٢١٣)

پس (اے بندے!) تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پوجا کر ورنہ تو عذاب یافتہ لوگوں میں سے ہو جائے گا○

(١٠) وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللهَ وَاتَّقُوْهُ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًاط اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗط اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○

(العنكبوت، ٢٩/١٦-١٧)

اور ابراہیم (علیہ السلام) کو (یاد کریں) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو○ تم تو اللہ کے سوا بتوں کی پوجا کرتے ہو اور محض جھوٹ گھڑتے ہو، بے شک تم اللہ کے سوا جن کی پوجا کرتے ہو وہ تمہارے لیے رزق کے مالک نہیں ہیں پس تم اللہ کی بارگاہ سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر بجا لایا کرو، تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے○

اَلْحَدِيْث

١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء وترد في الفقراء حيث كانوا، ٢/٥٤٤، الرقم/١٤٢٥، وأيضًا في كتاب المغازي، باب بعث أبو موسى ومعاذ بن جبل رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨٠، الرقم/٤٠٩٠، ومسلم في

فَادْعُهُمْ إِلٰی أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَکَ بِذٰلِکَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي کُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَکَ بِذٰلِکَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَکَ بِذٰلِکَ فَإِيَّاکَ وَکَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ، مِنْهُمْ: الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا: عنقریب تم اہل کتاب کی ایک جماعت کے پاس پہنچو گے، جب تم ان کے پاس آؤ تو انہیں یہ

.... الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدعاء إلی الشهادتين وشرائع الإسلام، ١/٥١، الرقم/١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣٣، الرقم/٢٠٧١، وأبو داود في کتاب الزکاة، باب في زکاة السائمة، ٢/١٠٤، الرقم/١٥٨٤، والترمذي في السنن، کتاب الزکاة، باب ما جاء في کراهية أخذ خيار المال في الصدقة، ٣/٢١، الرقم/٦٢٥، والنسائي في السنن، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة، ٥/٢، ٣، الرقم/٢٤٣٥۔

گواہی دینے کی دعوت دینا کہ 'اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات تسلیم کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے، جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ تسلیم کر لیں تو ان کے اَموال سے (چھانٹی) کر کے عمدہ مال لینے سے احتراز کرنا، اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ اس (کی دعا) اور اللہ تعالیٰ (کے ہاں قبولیت) کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

اسے محدّثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جیسے امام بخاری، مسلم، احمد، ابوداوٗد، ترمذی اور نسائی۔

وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ ﷺ فِي حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِي قِصَّةِ هِرَقْلَ: قَالَ هِرَقْلُ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ. (١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٧-٨، الرقم/٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كتاب النبي ﷺ إلى هرقل يدعوه إلى الإسلام، ٣/١٣٩٣-١٣٩٥، الرقم/١٧٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند،

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے واقعہ ہرقل سے متعلق طویل حدیث میں بیان کیا ہے: ہرقل نے پوچھا: وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے بتایا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جو تمہارے آباؤ اجداد کہا کرتے تھے وہ چھوڑ دو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ - فَقَالَ:

.... ١/٢٦٢، الرقم/٢٣٧٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٩٢-٤٩٥، الرقم/٦٥٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٤٤-٣٤٦، الرقم/٩٧٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤-١٥، الرقم/٧٢٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٧-١٧٨۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب اليمين الغموس، ٥/٢٢٣٠، الرقم/٥٦٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، ١/٩١، الرقم/٨٨، وأحمد في المسند، ٣/١٣١، الرقم/١٢٣٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٢١، الرقم/٢٠١٦٨۔

الشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ. فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ: قَوْلُ الزُّورِ – أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عبید اللہ بن ابی بکر کا بیان ہے: میں نے حضرت انس بن مالک ﷛ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا - یا آپ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا (کبیرہ گناہ ہیں)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات - یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷠ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ. (١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب اليمين الغموس، ٦/٢٤٥٧، الرقم/٦٢٩٨، وأحمد في المسند، ٢/٢٠١، الرقم/٦٨٨٤، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، ذكر الكبائر، ٧/٨٩، الرقم/٤٠١١، والدارمي في السنن، ٢/٢٥١، الرقم/٢٣٦٠۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

اِسے امام بخاری، احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام، ٦/٨٢]، **شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾** [لقمان، ٣١/١٣].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين، باب ما جاء في المتأولين، ٦/٢٥٤٢، الرقم/٦٥٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب صدق الإيمان وإخلاصه، ١/١١٤، الرقم/١٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٢٤، الرقم/٤٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب تفسير سورة الأنعام، ٥/٢٦٢، الرقم/٣٠٦٧۔

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ جب یہ آیت مبارکہ - ﴿اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ﴾ 'جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم کے ساتھ نہیں ملایا' - نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَصحاب کو اِس پر عمل کرنے میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں نے عرض کیا: ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو (یعنی خطا نہ سرزد ہوئی ہو)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بات یہ نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ بات وہ ہے جو (حضرت) لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمائی تھی: ﴿یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ۝﴾ 'اے میرے فرزند! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شِرک بہت بڑا ظلم ہے ۝'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَبَايَعْنَاهُ. فَقَالَ: فِيْمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ.

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سترون بعدي أمورا تنكرونها، ٦/٢٥٨٨، الرقم/٦٦٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية وتحريمها في المعصية، ٣/١٤٧٠، الرقم/١٧٠٩۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔ بیعت لیتے وقت آپ ﷺ نے ہم سے اِقرار لیا کہ ہم نے اِس پر بیعت کی ہے کہ آپ کا حکم مانیں گے اور اطاعت کریں گے، خوشی اور غمی میں، تنگی و کشادگی میں، خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح دی جائے، اور اس بات پر بھی کہ جس کو حکمرانی کا حق دیا گیا اس کے حقِ حکومت (یعنی اتھارٹی) کے خلاف بغاوت نہیں کریں گے، مگر اس صورت میں کہ تم اس کا کفرِ صریح واضح طور پر دیکھ لو۔ اور (اس معاملہ) میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بیان کردہ) واضح اور قطعی دلیل بھی موجود ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ: تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ، فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ؛ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ

عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ. فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِکَ.(١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، بدکاری نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، کسی کی شخصیت اور عزت و آبرو پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ کے پاس ہے، جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اُسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اُس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ جو شخص اِن میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے (آخرت میں) سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب بيعة النساء، ٦/٢٦٣٧، الرقم/٦٧٨٧، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على الجهاد، ٧/١٤١-١٤٢، الرقم/٤١٦١-٤١٦٢۔

١٦. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ؟ فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ؟ فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا، وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: عَلٰى أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً، وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا. فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ، فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

حضرت عوف بن مالک الاشجعی ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہم نو، آٹھ یا سات آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟ حالانکہ ہم نے انہی دنوں آپ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكوٰة، باب كراهة المسألة للناس، ٢/٧٢١، الرقم/١٠٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٩٦، والمقدسي في فضائل الأعمال/٧٢، الرقم/٢٩٧۔

نے پھر فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟ حضرت عوف کہتے ہیں: ہم نے ہاتھ بڑھا دیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں، اب آپ سے کس چیز کی بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نماز پنج گانہ ادا کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے۔ نیز ایک اور بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔ میں نے (اس مجلس میں موجود) ان افراد میں سے بعض کو دیکھا کہ اس کا (سواری سے) چابک گر جاتا تھا تو وہ کسی سے اس کے اٹھا کر دینے کا سوال نہیں کرتا تھا۔

اسے امام مسلم، بیہقی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ الْأَسْوَدَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ. قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ قَرْنِ مَسْقَلَةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ عَلَى الإِسْلَامِ وَالشَّهَادَةِ. قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الشَّهَادَةُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ أَنَّهُ بَايَعَهُمْ عَلَى الإِيمَانِ بِاللهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے مروی ہے کہ محمد بن اَسود بن خلف نے انہیں بیان کیا کہ ان کے والد اَسود (بن خلف) نے فتح مکہ کے روز حضور نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ اُس وقت مسقلہ کی چوٹی پر تشریف فرما تھے اور لوگوں سے اِسلام اور شہادت پر بیعت لے رہے تھے۔ راوی (عبد اللہ بن عثمان بن خثیم) نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا: شہادت سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے محمد بن اَسود بن خلف نے بتایا کہ آپ ﷺ لوگوں سے ایمان باللہ اور اِس بات کی شہادت پر بیعت لے رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نُبَايِعُهٗ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نُبَايِعُکَ عَلٰى أَنْ لَا نُشْرِکَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤١٥، الرقم/١٥٤٦٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/٥، الرقم/٩٨٢٠۔

نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ. قَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ. قَالَتْ: قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا، هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ، إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.(۱)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه.

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں: میں کئی انصاری عورتوں کے ہمراہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، ہم نے آپ کی خدمت میں بیعت کے لیے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، کسی کی شخصیت اور عزت و آبرو پر بہتان نہیں باندھیں گی اور نیکی کے

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في بيعة النساء، ٤/١٥١، الرقم/١٥٩٧، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب بيعة النساء، ٧/١٤٩، الرقم/٤١٨١، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب بيعة النساء، ٢/٩٥٩، الرقم/٢٨٧٤-٢٨٧٥، ومالك في الموطأ، كتاب البيعة، باب ما جاء في البيعة، ٢/٩٨٢، الرقم/١٧٧٥۔

کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جتنی تمہاری استطاعت و طاقت ہوگی۔ حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہم پر بہت مہربان ہیں (کہ آپ ہماری استطاعت کے مطابق ہم سے بیعت لینا چاہتے ہیں)۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر اپنا دست مبارک آگے بڑھائیے کہ ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا، ایک سو عورتوں کے لیے میرا حکم ویسا ہی ہے جیسا کسی ایک عورت کے لیے ہے۔

اسے امام ترمذی نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ،

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم/٢٢٠٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ٥/١١، الرقم/٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم/٣٩٧٣، والمستدرك في الحاكم، ٢/٤٤٧، الرقم/٣٥٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٤٧، الرقم/٢١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٤، الرقم/٢٠٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٣١، الرقم/٢٦٦.

فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک روز چلتے چلتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے مجھ سے بہت بڑی بات کا سوال کیا۔ البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دے اس کے لیے آسان ہے۔ (سنو!) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہاری خیر کے دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کر دوں (سنو وہ دروازے یہ ہیں:) روزہ (گناہ اور جہنم) کے خلاف ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں (کی آگ) کو اس طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَدْلَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَلّٰى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ، وَلَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيءٍ غَيْرِهٖ، قَالَ: بَخٍ بَخٍ، لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ الْخَيْرَ. ثُمَّ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ حَتّٰى تَمُوتَ عَلٰى ذٰلِكَ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں رات کے وقت لوگوں کے ساتھ جا رہے تھے، جب صبح ہوئی

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٥، الرقم/٢٢١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٦٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٧٣، والهندي في كنز العمال، ١٥/٣٩٧، الرقم/٤٣٦٢٨۔

تو آپ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور میں آپ سے اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کے متعلق نہیں پوچھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا، بہت اچھا۔ تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، البتہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اس کے لیے بہت آسان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ۔ نماز قائم کرو، اور اللہ کی عبادت کرو جو یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، یہاں تک کہ اسی (عقیدہ اور عمل کی) حالت میں تمہارا وصال ہو جائے۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

١٨. عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيءٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُزَحْزِحُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَلَا تُشْرِكُ

١٨: أخرجه ابن حبان عن أبي أيوب الأنصاري رضی الله عنه في الصحيح، ٢/١٧٩، الرقم/٤٣٧، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ١/١٥٩، الرقم/١٤، وابن السري في الزهد، ٢/٥١٥، الرقم/١٠٦٢.

بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، فَأَرْسَلَ الزِّمَامَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ وَفٰى بِمَا قُلْتُ لَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَارِثُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ السَّرِيِّ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر آپ ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور عرض کرنے لگا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسی چیز بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور دوزخ کی آگ سے دور کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ اُسی وقت ممکن ہے جب) تم اللہ پر ایمان لے آؤ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (یہ سن کر) اس نے لگام چھوڑ دی۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں نے اسے بتایا ہے اگر اس نے اسے پورا کر دیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

اِسے امام ابن حبان، حارث اور ابن سری نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام حارث کے ہیں۔

١٩. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَأْخُذَانِ عَلٰى

١٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٣٠، الرقم/٢٠٦٨٣، والعدني في الإيمان/١١٥، الرقم/٤٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٢٩٤.

مَنْ دَخَلَ فِي الإِسْلَامِ، فَيَقُوْلَانِ: تُؤْمِنُ بِاللهِ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْکَ لِوَقْتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفْرِيْطِهَا الْهَلَكَةَ، وَتُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِکَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُکَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِمَنْ وَلَّى اللهُ الْأَمْرَ، قَالَ: وَزَادَ رَجُلًا مَرَّةً، تَعْمَلُ لِلّٰهِ وَلَا تَعْمَلُ لِلنَّاسِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعَدَنِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

امام ابن سیرین فرماتے ہیں: جو شخص اسلام میں داخل ہوتا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس سے عہد لیتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جو نمازیں فرض کی ہیں انہیں وقت پر ادا کرو گے، بے شک ان میں کمی کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو گے کہ اس کے ذریعے تمہیں طہارت و پاکیزگی حاصل ہوگی۔ اور بیت اللہ کا حج کرو گے۔ اور اللہ تمہارا معاملہ جس کے سپرد کرے، اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو گے۔ راوی کہتے ہیں: ایک روایت میں رَجُلًا کا اضافہ ہے (یعنی اس شخص کی اطاعت کرو گے جسے اللہ تعالیٰ تمہارا معاملہ سونپ دے اور) اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے عمل کرو گے نہ کہ لوگوں (کے دکھاوے) کے لیے۔

اِسے امام عبد الرزاق، العدنی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

أَنَّ الشِّرْكَ أَقْبَحُ الذُّنُوبِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ

﴿شرک تمام گناہوں میں سب سے گھناؤنا اور سب سے کبیرہ گناہ ہے﴾

اَلْقُرآن

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤/ ٤٨)

بے شک اللہ اِس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے واقعتاً زبردست گناہ کا بہتان باندھا○

(۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا م بَعِيْدًا ○

(النساء، ٤/ ١١٦)

بے شک اللہ اس (بات) کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور جو (گناہ) اس سے نیچے ہے جس کے لیے چاہے معاف فرما دیتا ہے، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ واقعی دور کی گمراہی میں بھٹک گیا○

(۳) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ○

(المائدة، ٥/٧٢)

درحقیقت ایسے لوگ کافر ہوگئے ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم (علیہما السلام) ہے حالاں کہ مسیح (علیہ السلام) نے (تو یہ) کہا تھا: اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا (بھی) ربّ ہے اور تمہارا (بھی) ربّ ہے۔ بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام فرما دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی بھی مدد گار نہ ہوگا○

(٤) وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ط فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ج اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ○ (الأنعام، ٦/٨١-٨٢)

اور میں ان (معبودانِ باطلہ) سے کیونکر خوفزدہ ہوسکتا ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو درآنحالیکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ (بتوں کو) شریک بنا رکھا ہے (جب کہ) اس نے تم پر اس (شرک) کی کوئی دلیل نہیں اتاری (اب تم ہی جواب دو!) سو ہر دو فریق میں سے (عذاب سے)

بے خوف رہنے کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو○ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم کے ساتھ نہیں ملایا انہی لوگوں کے لیے امن (یعنی اخروی بے خوفی) ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں○

(٥) وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ نِابْنُ اللهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ط قَاتَلَهُمُ اللهُ ج اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ○ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ج وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحٰـنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○

(التوبة، ٩/ ٣٠-٣١)

اور یہود نے کہا: عزیر (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا: مسیح (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کا (لغو) قول ہے جو اپنے مونہہ سے نکالتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قول سے مشابہت (اختیار) کرتے ہیں جو (ان سے) پہلے کفر کر چکے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں○ انہوں نے اللہ کے سوا اپنے عالموں اور زاہدوں کو رب بنا لیا تھا اور مریم کے بیٹے مسیح (علیہ السلام) کو (بھی) حالاں کہ انہیں بجز اس کے (کوئی) حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اکیلے ایک (ہی) معبود کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان سے پاک ہے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں○

(٦) وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ○ (لقمان، ١٣/٣١)

اور (یاد کیجیے) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہا تھا، اے میرے فرزند! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شِرک بہت بڑا ظلم ہے○

(٧) وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ○ (الزمر، ٣٩/٦٥-٦٦)

اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا○ بلکہ تُو اللہ کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا○

اَلْحَدِيْث

٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، ٤١٧/١،

....

بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اِس حال میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: (اس کا مطلب ہے کہ) جو شخص اِس حال میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.(١)

.... الرقم/١١٨١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من مات يشرك بالله شيئا دخل الجنة، ١/٩٤، الرقم/٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٢، الرقم/٣٦٢٥، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٧، الرقم/٣٠، والشاشي في المسند، ٢/٦١، الرقم/٥٥٩، وابن منده في الإيمان، ١/٢١٢، الرقم/٦٦۔

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من مات لا يشرك

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! وہ کون سی دو چیزیں ہیں جو جنت یا دوزخ کو واجب کر دیتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ اس حال میں ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابو یعلٰی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ مُعَاذٍ ﷛، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ

.... باللّٰه شيئا دخل الجنة ومن مات مشركا دخل النار، ١/٩٤، الرقم/٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩١، الرقم/١٥٢٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٨٨، الرقم/٢٢٧٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٢، الرقم/١٠٦٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٧، الرقم/٣١، وابن منده في الإيمان، ١/٢١٨، الرقم/٧٦، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٧/٤٤، الرقم/١٣٠٧٥۔

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب اسم الفَرَسِ والحمار، ٣/١٠٤٩، الرقم/٢٧٠١، وأيضًا في كتاب الاستئذان، باب من أجاب بَلبّيك وسعديك، ٥/٢٣١٢، الرقم/٥٩١٢، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب ما جاء في دُعاءِ النّبيِ ﷺ أُمَّتَهٗ إلى توحيد

عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاذ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوش

.... الله تبارك وتعالى، ٦/٢٦٨٥، الرقم/٢٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ١/٥٨-٥٩، الرقم/٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ٥/٢٦، الرقم/٢٦٤٣۔

خبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوش خبری مت دو، کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ. قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو کسی کو خدا کا ہمسر (شریک) ٹھہرائے حالانکہ وہی ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿فلا تجعلوا لله أندادا﴾، ٦/٢٧٣٤، الرقم/٧٠٨٢، وأيضا في كتاب التفسير، باب قوله تعالى: ﴿فلا تجعلوا لله أندادا وأنتم تعلمون﴾، ٤/١٦٢٦، الرقم/٤٢٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده، ١/٩٠، الرقم/٨٦۔

کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے، اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا: پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اِس خوف سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣. عَنُ أَبِي بَكُرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمُ بِأَكُبَرِ الُكَبَائِرِ؟ قُلُنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اُلإِشُرَاکُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الُوَالِدَيُنِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: أَلَا، وَقَوُلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا وَقَوُلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، فَمَا زَالَ يَقُوُلُهَا حَتّٰى قُلُتُ: لَا يَسُكُتُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت ابو بکرہ ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر، ٥/٢٢٢٩، الرقم/٥٦٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، ١/٩١، الرقم/٨٧.

کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، (اس وقت) آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبردار جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ خاموش نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٦، الرقم/١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٤، الرقم/١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٢، الرقم/٨٤٩٦۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جسے اختیار کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اِس طرح سے کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز ادا کرو، فرض زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو۔ دیہاتی نے عرض کیا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں اِن اعمال میں کچھ زیادتی کروں گا نہ کمی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو اہلِ جنت میں سے کسی جنتی کے دیدار کا شوق ہے تو وہ اِس شخص کو دیکھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أَيُّوْبَ ﷛ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِيْنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمِکَ. فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ تَمَسَّکَ بِمَا أُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (۱)

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ۱/۴۳،

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه.

ایک روایت میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا جن کا اُسے حکم دیا گیا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔

اِسے امام مسلم اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ: كَذَّبَنِي

.... الرقم/۱۳، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۶۹، الرقم/۱۲۷، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/۱۳۹، الرقم/۳۹۲٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۱۸۸، الرقم/۳۲۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/۳۷٤۔

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿الله الصمد﴾، ٤/۱۹۰۳، الرقم/٤٦۹۱، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ٤/۱۱۲، الرقم/۲۰۷۸، وأيضا في السنن الكبرى، ۱/٦٦٦، الرقم/۲۲۰۵۔

ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ. أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ○﴾. كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں ہے؛ اور اس نے مجھے گالی دی حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس کا جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں بے نیاز ہوں، میں نے نہ کسی کو جنا اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ○﴾ 'نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے○ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے○'۔ کُفُوًا، کَفِیئًا، کِفَاءً تینوں کا معنٰی 'ایک' ہے۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ابو مالک اپنے والد (حضرت طارق بن اُشیم اشجعی ﷺ) سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے کلمہ طیبہ پڑھا اور تمام باطل خداؤں کا انکار کیا اُس کی جان اور مال محترم اور محفوظ ہیں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

اسے امام مسلم، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا شَهِدُوا

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله، ١/٥٣، الرقم/٢٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٩٥، الرقم/١٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧٢، الرقم/١٥٩١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٨٠، الرقم/٣٣٠٩٨، ابن منده في الإيمان، ١/١٧٥، الرقم/٣٤۔

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٤، الرقم/١٣٣٧٢، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، ٧/٧٦، الرقم/٣٩٦٧،

أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب (غیر مسلم) لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں، ہمارے قبلہ کو اپنا قبلہ تسلیم کریں، ہمارے مذبوحہ جانور کھائیں اور ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں تو پھر ہم پر ان کا مال اور ان کے خون بغیر کسی حق کے حرام ہیں۔ ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمان کے لیے ہیں اور اُن پر وہی فرض اور ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو مسلمانوں پر ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، نسائی، ابن حبان، دارقطنی، بیہقی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: ابْنَ آدَمَ،

.... وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ٢١٥، الرقم/ ٥٨٩٥، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٧٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/ ٢١٥، الرقم/ ٤٧٣٩۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٦٧، الرقم/ ٢١٥١٠،

إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِيْکَ. ابْنَ آدَمَ، إِنْ تَلْقَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقِيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِکَ بِي شَيْئًا. ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ إِنْ تُذْنِبْ حَتّٰی يَبْلُغَ ذَنْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَکَ وَلَا أُبَالِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تم نے مجھے پکارا اور مجھ سے توقعات وابستہ کیں، (اس حسنِ ظن کے عوض) میں نے تیرے گناہوں کے باوجود تجھے معاف کر دیا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے ساتھ زمین کے لگ بھگ گناہوں کے ساتھ بھی ملاقات کرتا، اس کے بعد کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا تو میں تجھ سے اُسی قدر مغفرت کے ساتھ ملتا۔ اے ابن آدم! اگر تو اتنے زیادہ گناہ کرتا کہ وہ آسمان کی بلندی کو چھو لیتے، پھر مجھ سے مغفرت طلب کرتا تو میں تجھے بخش دیتا اور مجھے اس میں کوئی تأمل نہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... والطبراني في الدعاء/۲٦، الرقم/۱۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۷، الرقم/۱۰٤۲۔

٢٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش عطا کروں گا۔

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ٥/٥٤٨، الرقم/٣٥٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣١٥، الرقم/٤٣٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٣١.

رَبِّهٖ، قَالَ: أَرْبَعُ خِصَالٍ، وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَکَ، وَوَاحِدَةٌ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَکَ، وَوَاحِدَةٌ فِيْمَا بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِبَادِي. فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَکَ عَلَيَّ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ جَزَيْتُکَ بِهٖ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَکَ فَمِنْکَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَارْضَ لَهُمْ مَا تَرْضٰی لِنَفْسِکَ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک اور روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے (بندے سے) فرمایا: چار خوبیاں ہیں جن میں سے ایک میرے

---

(١) أخرجه أبو يعلی في المسند، ٥/١٤٣، الرقم/٢٧٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥١٨، الرقم/١١١٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٤٥، الرقم/٨٠٨٦، وذکره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥١، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٣/٦٩٢، الرقم/٣٢٩٧، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٨٦۔

لیے ہے اور ایک تمہارے لیے ہے؛ ایک میرے اور تمہارے مابین ہے اور ایک تمہارے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ جو شان خاص میرے لیے ہے وہ یہ کہ صرف میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا؛ مجھ پر تیرا حق یہ ہے کہ تجھے تیری ہر نیکی کی جزا دوں گا۔ اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تجھ پر دعا مانگنا لازم ہے اور مجھ پر قبول کرنا (لازم ہے)۔ اور (چوتھی خوبی) جو تمہارے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تو ان کے لیے بھی وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اسے امام ابو یعلی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

تَنْزِيْهُهٗ تَعَالٰى عَنِ الشِّرْكِ وَالشُّرَكَاءِ

﴿اللہ تعالیٰ کا شرک اور شرکاء سے پاک ہونا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اَتٰٓى اَمْرُ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○ (النحل، ١٦/١)

اللہ کا وعدہ (قریب) آپہنچا سو تم اس کے چاہنے میں عجلت نہ کرو۔ وہ پاک ہے اور وہ ان چیزوں سے برتر ہے جنہیں کفار (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں○

(۲) لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا ط فَسُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ (الأنبياء، ٢١/٢٢)

اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے پس اللہ جو عرش کا مالک ہے ان (باتوں) سے پاک ہے جو یہ (مشرک) بیان کرتے ہیں○

(۳) اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ط اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ○ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ط وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُوْنَ○ (الأنبياء، ۲۱/۹۸-۱۰۰)

بے شک تم اور وہ (بت) جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے (سب) دوزخ کا ایندھن ہیں، تم اس میں داخل ہونے والے ہو○ اگر یہ (واقعتاً) معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہیں گے○ وہاں ان کی (آہوں کا شور اور) چیخ و پکار ہوگی اور اس میں کچھ (اور) نہ سن سکیں گے○

(٤) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ○

(صٓ، ۳۸/۵)

کیا اس نے سب معبودوں کو ایک ہی معبود بنا رکھا ہے؟ بے شک یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے○

(٥) وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ق صلے وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ م بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○ (الزمر، ۳۹/٦۷)

اور انہوں نے اللہ کی قدر و تعظیم نہیں کی جیسے اُس کی قدر و تعظیم کا حق تھا اور ساری کی ساری زمین قیامت کے دن اُس کی مُٹھی میں ہوگی اور سارے آسمانی کرّے اُس کے دائیں ہاتھ (یعنی قبضۂ قدرت) میں لپٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک ہے اور ہر اس چیز سے بلند و برتر ہے جسے یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں○

اَلْحَدِيْث

٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں تمام شرکاء سے بے نیاز ہوں۔ جس شخص نے کسی عمل میں میرے غیر کو شریک کیا، میں اسے اور اس کے شرکیہ عمل کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی دونوں کو میرے ہاں قبولیت نہیں ملتی)۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَأَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا بَرِيءٌ مِنْهُ

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب من أشرك في عمله غير الله وفي نسخة باب تحريم الرياء، ٤/٢٢٨٩، الرقم/٢٩٨٥۔

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠١، الرقم/٧٩٨٦۔

وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں تمام شرکاء سے بالاتر ہوں۔ لیکن جس نے کوئی عمل کیا، پھر اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کر لیا تو میں اُس (کی جزا دینے) سے بری الذمہ ہوں اور وہ اُسی کے لیے (شمار) ہوگا جسے اُس نے میرے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ – وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ – قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ، فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد والرقائق، باب من أشرك في عمله غير الله وفي نسخة باب تحريم الرياء، ٤/٢٢٨٩، الرقم/٢٩٨٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ٢/١٤٠٦، الرقم/٤٢٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٣٠-١٣١، الرقم/٤٠٤۔

الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو سعد بن ابی فضالہ انصاری ﷛ - جو کہ صحابہ کرام ﷡ میں سے تھے - سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب اللہ تعالیٰ روزِ قیامت - کہ جس کے وقوع میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے - لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں کسی اور کو شریک ٹھہرایا کہ جس عمل کو اُس نے (بظاہر) اللہ تعالیٰ کے لیے کیا تھا، تو اسے اس کا ثواب بھی اُسی غیرِ خدا سے طلب کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے شرکاء اور شرک سے مبراء ہے۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ٢/١٤٠٥، الرقم/٤٢٠٢۔

ارشاد فرماتا ہے: میں ہر قسم کے شرکاء اور شرک سے پاک ہوں۔ جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی شریک کرلے، تو میں اس (عمل کی جزاء دینے) سے بریٔ الذمہ ہوں؛ وہ عمل اُسی کے لیے ہے جسے اس نے اس عمل میں شریک کرلیا ہے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ، قَالَ: أَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ.

وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَأَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ.

وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَلْيَلْتَمِسْ ثَوَابَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمام شرکاء سے بالاتر

٣٤: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٦٧، الرقم/٩٣٨۔

ہوں۔

(راوی) بندار کہتے ہیں (کہ روایت یوں ہے): میں ہر طرح کے شرکاء کی شراکت سے بے نیاز اور پاک ہوں۔ لیکن جس نے ایسا کام کیا اور میرے ساتھ میرے غیر کو شریک ٹھہرایا تو میں اُس (کی جزا دینے) سے بری الذمہ ہوں اور وہ (عمل) اُسی کے لیے (شمار) ہوگا جسے اُس نے میرے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے۔

(راوی) بندار کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو میں اُس سے بری الذمہ ہوں۔ لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ اپنا اَجر و ثواب بھی اُسی سے مانگے (جسے اُس نے میرے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے)۔

اسے امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَخْشٰى عَلٰى أُمَّتِهٖ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهٗ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

٣٥. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: قَالَ

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ١/٤٥١، الرقم/١٢٧٩، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أُحد يحبنا ونحبه، ٤/١٤٩٨، الرقم/٣٨٥٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٧، الرقم/٣٤٠١، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥/٢٣٦١، الرقم/٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبيناﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم/٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، الرقم/١٧٤٣٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩١، الرقم/٢٤٨۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے مروی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز میدانِ اُحد میں تشریف لے گئے اور شہداے اُحد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں - یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں - عطا کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے، بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت (یعنی مال و دولتِ دنیا کی حرص) میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ٤/١٤٨٦، الرقم/٣٨١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل،

أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا.

قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ

.... باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم/٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، الرقم/١٧٤٣٨، وأبوداود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلى على قبره بعد حين، ٣/٢١٦، الرقم/٣٢٢٤، والطبرانى في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم/٧٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٤، الرقم/٦٦٠١۔

تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے دنیا کی محبت میں ایک دوسرے سے مسابقت کا اندیشہ ہے۔

حضرت عقبہ ﷛ فرماتے ہیں: یہ میرا رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہوگیا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشٰی عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشٰی عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تنافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عقبہ بن عامر ﷛ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم/٢٢٩٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٥، الرقم/٢٥٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم/٧٦٩۔

فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں ایک دوسرے سے مسابقت کرنے لگو گے، آپس میں لڑو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آخری موقع تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہوگیا)۔

اسے امام مسلم، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنۡ مَحۡمُوۡدِ بۡنِ لَبِيۡدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخۡوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيۡكُمُ الشِّرۡكُ الۡأَصۡغَرُ. قَالُوۡا: وَمَا الشِّرۡكُ الۡأَصۡغَرُ، يَا رَسُوۡلَ اللهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ. يَقُوۡلُ اللهُ عزوجل لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٨-٤٢٩، الرقم: ٢٣٦٨٠، ٢٣٦٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٥٣، الرقم: ٤٣٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٣٣، الرقم: ٦٨٣١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٤، الرقم: ٥٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/١٥١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٣١٥، والذهبي في الكبائر، ١/١٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٠٢، وأيضًا، ١٠/٢٢٢-

النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمِ، اذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت محمود بن لبید ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تمہارے بارے میں خطرہ ہے وہ شرک اصغر ہے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریاکاری (شرکِ اَصغر ہے)۔ جب قیامت کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان (ریاکار بندوں) سے فرمائے گا: جاؤ اُن لوگوں کے پاس، جن کے لیے تم دنیا میں دکھلاوا کیا کرتے تھے۔ پھر دیکھو کیا اُن سے (اپنے عملوں کی) کوئی جزاء پاتے ہو!

اِسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی اِسناد جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح ہیں۔

٣٨. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ

٣٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العلم، باب ذكر ما كان يتخوف على أمته جدال، ١/٢٨٢، الرقم/٨١، والبزار في المسند، ٧/٢٢٠، الرقم/٢٧٩٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٣٠١، الرقم/٢٩٠٧، والطبراني عن معاذ بن جبل ﷛ في المعجم الكبير،

عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلٰى مَا شَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهٖ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّهُمَا أَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا خدشہ ہے وہ ایک ایسے آدمی کا ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ اس پر اس قرآن کا جمال بھی دکھائی دیا۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ غیروں کے مقابلہ میں اسلام کا پشت پناہ بھی بنا رہا۔ بعد ازاں وہ اس قرآن سے دور ہوگیا اور اسے اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون شرک کے زیادہ قریب ہوگا: شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔

.... ٢٠/٨٨، الرقم/١٦٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٢٥٤، الرقم/١٢٩١، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٤، الرقم/٤٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٨۔

اِسے امام ابن حبان اور بزار نے اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے۔

٣٩. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْإِشْرَاکُ بِاللهِ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُوْلُ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ فِيْهِ مَقَالٌ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَمْ أَرَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بِجَرْحٍ وَلَا غَيْرِهٖ وَبَاقِي رِجَالِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ.

حضرت شداد بن اَوس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خوف شرک کا ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند اور بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے، بلکہ وہ غیر اللہ کے لیے عمل (یعنی ریاکاری) کریں گے اور خفیہ طور پر خواہشاتِ نفس کی پیروی

٣٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد،باب الرياء والسمعة، ١٤٠٦/٢، الرقم/٤٢٠٥، وذكره الديلمي في مسند الفردوس،٢١٥/١، الرقم/٨٢٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب،٣٦/١، والمناوي في فيض القدير، ٤٢٠/٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٣٧/٤، الرقم/٨٩٤١۔

کریں گے۔

اِسے امام ابن ماجہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند میں عامر بن عبد اللہ راوی ہے جس کے بارے میں کسی کی جرح وغیرہ نہیں ملی اور نہ ہی کسی اور راوی کے بارے میں کوئی جرح ہے۔ علاوہ ازیں اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

٤٠. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي وَجْهِهِ شَيْئًا سَاءَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هٰذَا الَّذِي أَرٰى فِي وَجْهِكَ؟ قَالَ: أَمْرَيْنِ أَتَخَوَّفُهُمَا عَلٰى أُمَّتِي بَعْدِي: اَلشِّرْكُ، وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنَّهُمْ يُرَاؤُوْنَ بِأَعْمَالِهَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَهٰذَا شِرْكٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَمَا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ؟ قَالَ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ صَائِمًا فَتُعْرَضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيُوَافِقُهَا وَيَدَعُ الصَّوْمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٨٤، الرقم: ٤٢١٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ٧/٢٨٤، الرقم/٧١٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٥/٣٣٣، الرقم/٦٨٣٠۔

وَلَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوا شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَمْ يَنْصُبُوا أَوْثَانًا، وَلٰكِنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللهِ تعالىٰ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر ایسے آثار دیکھے جنہوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا آثار ہیں جو میں آپ کے چہرۂ انور پر دیکھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو اُمور کا مجھے اپنی اُمت کے بارے میں خطرہ ہے: (۱) شرک اور (۲) شہوتِ خفی کا۔ ہر چند کہ وہ چاند، سورج اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے، لیکن اپنے اعمال میں ریاکاری کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ شرک ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اور شہوتِ خفی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اپنی شہوات (خواہشاتِ نفسانی) میں سے کوئی شہوت پیش آئے تو وہ اس کی موافقت اختیار کرے اور روزہ ترک کر دے۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

ابو نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اِس کے بعد فرمایا: وہ سورج، چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی بتوں کو نصب کریں گے، لیکن وہ ایسے اعمال کریں گے جو غیر اللہ کی خاطر ہوں گے (یعنی اللہ کی رضا کے لیے نہیں بلکہ غیروں کی رضا کے لیے کریں گے)۔

٤١. عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أُمَّتِي سَيَكْفُرُوْنَ مِنْ بَعْدِي، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنَّهُمْ يُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ.

رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

حضرت جابر بن زید ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت میرے بعد کفر کرے گی۔ وہ سورج، چاند، پتھروں اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن اپنے اعمال میں ریاکاری کریں گے۔

اِسے امام ربیع نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه الربيع الأزدي في المسند، ١/٣٧٤، الرقم/٩٨٤.

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱. القرآن الحکیم۔

۲. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۳. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ)۔ **التاریخ الکبیر**. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٦. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۷. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۸. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ)۔

السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۰. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ)۔ الاستقامۃ۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: جامعہ الامام محمد بن سعود، ۱۴۰۳ھ

۱۱. **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۳ھ)۔ مسند الحارث۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۲. **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۳. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱٤. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳٦۸-۴٦۳ھ)۔ التمہید لما في الموطا من المعانی والأسانید۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

۱٥. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ المطالب العالیۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۶. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۷. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸. **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (ولادت: ۳۱۸ھ/ ۹۳۰ء)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۱۹. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۰. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی (۳۰۶-۳۸۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۲۱. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۲. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲- ۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۳. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٢٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **الکبائر**۔ بیروت، لبنان: دار الندوہ۔

٢٥. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٦. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٢٧. **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٢٨. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٩. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٣٠. **—المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٣١. **—المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٣٢. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۳۹۹ھ۔

۳۳. **الطّوسی**، ابو نصر عبد اللہ بن علی السراج (م ۳۷۸ھ)۔ **اللمع في تاريخ التصوف الإسلامي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ھ۔

۳٤. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۳٥. **-السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳٦. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۷. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۸. **عدنی**، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر (م۲۴۳ھ)۔ **الإيمان**۔ الکویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۷ء۔

۳۹. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤۰. **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م۵۰۵ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء۔

٤۱. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار

الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

٤٢. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ**۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٤٣. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶-۴۶۵ھ)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

٤٤. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٤٥. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٤٦. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٧. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٤٨. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٤٩. **ابن منده**، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٥٠. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٥١. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٥٢. —**السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٥٣. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٥٤. —**دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

٥٥. **ہناد**، بن السری کوفی (۱۵۲-۲۴۳ھ)۔ **الزہد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٥٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۷. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔